نیلگوں آسماں، گل ولالہ سے مہکتی رنگین وادیاں، تاحد نگاہ پھیلا ہوا دلکش سبزہ اور ان سب کے درمیان شفاف پانی کی ایک جھیل...... ایسے منظر سے لطف

برف پوش پہاڑوں، گل پوش وادیوں کے دامن میں

سحر انگیز نیلگوں جھیلیں

یا پریوں کے مسکن؟

نزہت نثار

اندوز ہونے کا موقع ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتا، خاص طور پر شہر میں رہنے والے تو ایسے مناظر سے کبھی کبھی ہی فیض یاب ہوتے ہیں۔ ایک شاعر نے کیا خوب کہا تھا ’’خوبصورتی کا ایک لمحہ زندگی بھر ہماری یادوں میں تروتازہ رہتا ہے اور ہر مرتبہ یاد آنے پر اسی طرح مسحور کر دیتا ہے جیسے وہی منظر ہماری آنکھوں کے سامنے ہو۔‘‘ اب یہ تو نہیں معلوم کہ ہر خوبصورت نظارہ ہمیں یاد رہتا ہے یا نہیں، مگر کچھ نظارے واقعی ہمارے دل پر نقش ہو جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ایسے ہی چند نظاروں کا تعلق پاکستان کی حسین جھیلوں سے ہے جنہیں قدرتی حسن کے دیوانے بھول نہیں پاتے۔ اس قدرتی نعمت میں جو حسن و جمال ہے، اسے محسوس کرنے کے لیے شاعر ہونے کی ضرورت نہیں، کسی خوبصورت جھیل کے کنارے بیٹھ جائیں، چند اشعار آپ کی یادداشت پر دستک دینے لگیں گے۔ پاکستان میں قدرتی مناظر کی کوئی کمی نہیں، یہاں کی معتدل آب و ہوا، اسے سیاحوں کے لیے ایک آئیڈیل مقام بناتی ہے۔ کچھ قصور حکومتی اداروں کا ہے جن کی غفلت سے کبھی پاکستان میں سیاحت کو فروغ دینے کے لیے مؤثر اقدامات نہیں کیے گئے اور کچھ ستم، افواہوں نے ڈھائے۔ امن و امان کی صورت حال خراب تو تھی مگر اتنی نہیں، جتنا کہ اس کا چرچا کیا گیا۔ آج یہ حال ہے کہ اپنے ملک کے حسین مقامات کے بارے میں، ہم خود بھی زیادہ نہیں جانتے۔ گل پوش وادیاں، پہاڑ، دریا، چشمے، آبشار، سبزہ زار، انواع و اقسام کے چرند پرند، بل کھاتی ندیاں، ٹھاٹھیں مارتا سمندر...... گویا قدرت کا کون سا تحفہ ہے جو اس ملک میں نہیں؟ قدرتی جھیل بھی ایسی ہی نعمت ہے، جس سے پاکستان مالا مال ہے۔ جنوبی ایشیا کی سب سے بڑی جھیل اور دنیا کی بلند ترین جھیلوں کا تذکرہ، پاکستان کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔ گلگت، مانسہرہ، وادی نیلم، اسکردو، ناران، آزاد کشمیر، کاغان اور ٹھٹھہ...... ملک کے طول و عرض میں موجود ہر جھیل، مسحور کن ہے اور بلاشبہ ان کا ملکوتی حسن، ہمیں خود کو بھلا دینے پر مائل کر سکتا ہے۔ آیئے ان کی بات کرتے ہیں۔

بنجوسا جھیل: بنجوسا قدرتی جھیل نہیں مگر خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے۔ سطح سمندر سے 6499 فٹ بلندی پر واقع یہ جھیل سرسبز پہاڑوں اور صنوبر کے بلند و بالا درختوں کے درمیان کسی رومانی افسانے کا منظر پیش کرتی ہے۔ یہاں آنے والے سیاح، اس جھیل کی جادوئی خوبصورتی کے قائل ہیں۔ آزاد کشمیر کے شہر راولا کوٹ سے 20 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے یہاں پہنچا جا سکتا ہے۔

کرمبار جھیل: خیبر پختونخوا اور گلگت بلتستان کے درمیان واقع کرمبار جھیل، پاکستان کی دوسری بلند ترین جھیل ہے۔ دنیا کی بلند ترین جھیلوں میں یہ 31 ویں نمبر پر ہے۔ 14121 فٹ کی بلندی پر واقع ہونے کے باوجود یہ جھیل، آبی حیات سے بھرپور ہے۔ 55 میٹر گہرائی کے ساتھ یہ وادی کی گہری ترین جھیل بھی ہے۔ اس کی لمبائی 3.9 کلومیٹر اور چوڑائی 2 کلومیٹر ہے۔

رش جھیل: گلگت بلتستان میں جنت نظیر نظاروں کی کوئی کمی نہیں۔ پربت، چشمے اور برف پوش پہاڑ......اس علاقہ کا ہر منظر، دیکھنے والوں کے لیے یادگار بن جاتا ہے۔ ان حسین نظاروں میں سے ہی ایک رش جھیل بھی ہے۔ یہ پاکستان کی خوبصورت ترین جھیلوں میں سے ایک ہونے کے ساتھ ساتھ سب سے بلند جھیل بھی ہے۔ 5098 میٹر بلند رش پری چوٹی کے قریب واقع یہ جھیل، وادی نگر کی شان ہے۔ اسے دنیا کی 25 ویں بلند ترین جھیل کہا جاتا ہے۔ اس کی بلندی 15400 فٹ ہے۔

ست پارا جھیل: گلگت بلتستان حسین نظاروں سے بھرپور ہے تو ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ وہاں صرف ایک ہی حسین جھیل ہو؟ اس جنت نظیر علاقے کی دوسری حیرت انگیز حد تک حسین جھیل ’’ست پارا‘‘ ہے جو دیکھنے والے کو مسحور کر دیتی ہے۔ 2.5 مربع کلومیٹر کے رقبے پر پھیلی یہ جھیل اسکردو کے قریب واقع ہے۔ یہ پاکستان میں میٹھے پانی کی بڑی جھیلوں میں سے ایک ہے۔

دودی پت سر جھیل: وادی کاغان کے ضلع مانسہرہ میں دیکھنے کے لائق کئی مقامات ہیں لیکن اگر آپ نے مانسہرہ کی افسانوی دودی پت سر جھیل نہیں دیکھی تو سمجھیں کچھ بھی نہیں دیکھا۔ جھیل کے ایک جانب پہاڑ ہیں جن پر سبز گھاس اور سفید برف کا نظارہ بہت ہی بھلا محسوس ہوتا ہے، اس جھیل کا نام بھی اردگرد موجود حسین دودھیا پہاڑوں کی وجہ سے ہی ’’دودی پت سر‘‘ رکھا گیا ہے۔ لفظ دودی کا مطلب ’’سفید‘‘ ہے۔ پت کا مطلب ’’پہاڑ‘‘ ہیں اور سر کے معنی ’’جھیل‘‘ کے ہیں۔ موسم گرما میں جھیل کا پانی آئینے کی طرح شفاف ہو جاتا ہے مگر اس نظارے سے لطف اندوز ہونے کے لیے سیاحوں کے پاس صرف چار ماہ جون سے ستمبر تک کا وقت ہوتا ہے۔ گرمیوں میں جیپ، موٹر بائیک اور کار کے ذریعے یہاں بہ آسانی پہنچا جا سکتا ہے۔

شیوسر جھیل: گلگت بلتستان کے دیوسائی نیشنل پارک میں واقع ’’شیوسر جھیل‘‘ دنیا کی حسین ترین قدرتی جھیلوں میں سے ایک ہے۔ دیوسائی یوں بھی گل و گلزار سے مہکتی وادیوں کی کے لیے مشہور ہے، ایسے میں وادی کے دامن میں موجود حسین جھیل قدرتی نظارے کو مکمل کر دیتی ہے۔ جھیل کی لمبائی 2.3 کلومیٹر، چوڑائی 1.8 کلومیٹر، گہرائی 40 میٹر اور سطح سمندر سے اس کی بلندی 13589 فٹ ہے۔

رتی گلی جھیل: رتی گلی جھیل وہ مقام ہے جسے ایک بار دیکھنے کا خواب آپ کی نیندیں اُڑا سکتا ہے۔ آپ کے تصور سے بھی کہیں زیادہ حسین...... اس جھیل کی جادوئی کشش کو لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے۔ سطح سمندر سے 12130 فٹ بلندی پر آسمان سے باتیں کرتے بلند و بالا برفیلے پہاڑوں کے درمیان، وادی نیلم کی آغوش میں واقع اس جھیل تک پہنچنے کے لیے داوریاں گاؤں سے 19 کلومیٹر کا سفر طے کرنا پڑتا ہے۔ داوریاں اس جھیل کا بیس کیمپ ہے، جہاں سے سیاح ہائیکنگ ٹریک پر 19 کلومیٹر کا سفر طے کرتے ہوئے بے مثال نظاروں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اس سفر کے دوران یہ مان لینے کے لیے دل مچلتا ہے کہ سیاحت کا اصل مزہ پیدل سفر میں ہی ہے۔ برفانی گلیشیئرز سے دھیرے دھیرے پگھل کر جھیل میں جمع ہونے والے صاف شفاف پانی کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہاں موسم سرما ٹھہر گیا ہو۔

شنگریلا جھیل: پاکستان میں سیاحت کو فروغ حاصل ہوتا تو اس مقام کی اَن چھوئی ملکوتی خوبصورتی دنیا بھر کے سیاحوں کو یہاں کھینچ لاتی مگر افسوس جنت نظیر پاکستان کے دوسرے حسین پہلوؤں کی طرح یہ خوبی بھی سب سے چھپی ہوئی ہے۔ اسکردو سے 20 منٹ کی ڈرائیو پر موجود یہ جھیل، شنگریلا ریزورٹ کا ایک حصہ ہے۔ آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ اس جھیل کا نام ایک برطانوی ادیب کے ناول سے متاثر ہو کر رکھا گیا۔ جیمز ہلٹن کے مقبول ترین ناول ’’لوسٹ ہورائزن‘‘ میں تبت کے پہاڑوں میں موجود ایک افسانوی جھیل کا ذکر ’’شنگریلا‘‘ کے نام سے کیا گیا تھا، جہاں 1920ء میں ایک جہاز حادثے کا شکار ہو کر گر جاتا ہے۔ ناول میں مذکور افسانوی جھیل سے مماثلت کی وجہ سے اس پاکستانی جھیل کو یہ نام دیا گیا۔ شنگریلا چینی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ’’زمین پہ جنت‘‘ کے ہیں۔ شنگریلا ریزورٹ میں تباہ شدہ جہاز (فرضی) کے ملبے پر تعمیر شدہ ریستوران، سیاحوں کی توجہ کا خاص مرکز بنتا ہے۔ 2015ء میں شنگریلا ریزورٹ کی ایک تصویر کو وکی لو ارتھ نامی عالمی مقابلے میں فاتح قرار دیا گیا تھا۔

جھیل سیف الملوک: جن لوگوں نے اپنی زندگی میں ایک بار بھی جھیل سیف الملوک دیکھی ہے، وہ اس پر متفق ہیں کہ یہ پاکستان کی سب سے خوبصورت جھیل ہے۔ ناران کے قریب اور وادی کاغان کے شمالی کنارے پر 3224 میٹر کی بلندی پر واقع یہ جھیل پاکستان کے بلند ترین مقامات پر واقع جھیلوں میں سے ایک ہے۔ جھیل سیف الملوک کی وجہ مقبولیت صرف اس کی خوبصورتی نہیں بلکہ اس جھیل سے منسوب ایک افسانوی عشقیہ داستان بھی اس کی شہرت کا اہم سبب ہے۔ سیف الملوک کے حوالے سے مقبول لوک کہانی میں ایرانی شہزادے اور پریوں کی شہزادی کا ذکر ہے، جو پورے چاند کی رات جھیل سیف الملوک کے کنارے سیر کو آتی تھی۔ شہزادے اور پری کی ملاقات اس جھیل کنارے ہوتی ہے اور دونوں ایک دوسرے کے عشق میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اس کہانی کو صوفی شاعر میاں محمد بخش نے اس انداز میں لکھا ہے کہ آج بھی وہاں جانے والے لوگ اس لوک کہانی سے لطف اندوز ہوئے بنا نہیں رہتے۔ مشہور ہے کہ آج بھی پورے چاند کی رات آسمان سے پریاں اترتی ہیں اور اس طلسمی جھیل کے کنارے آ بیٹھتی ہیں۔ کچھ لوگوں کا یہ بھی ماننا ہے کہ اس سحر انگیز جھیل کے کنارے پریوں کی بستی آباد ہے جسے عام لوگ دیکھ تو نہیں سکتے مگر پورے چاند کی رات ان کی موجودگی کو محسوس کیا جا سکتا ہے۔

کینجھر جھیل: کراچی سے 122 کلومیٹر کے فاصلے پر ضلع ٹھٹھہ میں واقع یہ میٹھے پانی کی دوسری سب سے بڑی جھیل ہے۔ حیدر آباد، کراچی اور ٹھٹھہ سے ہر روز بہت سے لوگ یہاں پکنک منانے آتے ہیں۔ یہ جھیل تیراکی اور مچھلی کے شکار کے لیے بہت مقبول ہے۔ اس جھیل میں کشتی رانی کا مزہ لینے والوں کی بھی کمی نہیں۔ جھیل کے بیچوں بیچ نوری کا مزار ہے۔ سندھی ادب میں نوری، جام تماچی کا قصہ خاص اہمیت کا حامل ہے اور کینجھر جھیل کی سیر کو آنے والے لوگ بھی اس مزار کو دیکھنے ضرور جاتے ہیں۔ اب یہ کہنا تو مشکل ہے کہ یہ جھیل اس جگہ کو مقبول بنانے کا سبب ہے یا جھیل کے درمیان نوری کے مزار کی افسانوی کشش لوگوں کو یہاں کھینچ لاتی ہے مگر یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ کینجھر جھیل اور نوری کا مزار ایک دوجے کے بناء نامکمل محسوس ہوتے ہیں۔

منچھر جھیل: دریائے سندھ کے مغرب میں موجود منچھر جھیل، صرف پاکستان ہی نہیں جنوبی ایشیا کی سب سے بڑی جھیل ہے۔ موسمی تبدیلیوں کی وجہ سے اس جھیل کا رقبہ 350 مربع کلومیٹر سے 520 مربع کلومیٹر تک پھیل جاتا ہے۔ اس جھیل میں جمع ہونے والا پانی مختلف چشموں کے ذریعے کیرتھر پہاڑی سلسلے سے آتا ہے اور یہ جھیل دریائے سندھ سے آملتی ہے۔

www.akhbar-e-jehan.com